لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

النور

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

امیر و مبلغ انچارج ۔ شیخ مبارک احمد
ایڈیٹر : ظفر احمد سرور

نبوت ۱۳۶۷ ہش — نومبر ۱۹۸۸ء

مباہلہ
دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے
اس کیلئے کسی مخصوص مقام پر اجتماع ضروری نہیں

جب کوئی شخص خدا کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے مخالف اس کا انکار کریں اور تکذیب میں شدت اختیار کریں اور دلائل کو سختی سے ٹھکرا دیں اور اس کے بدلے مخالفت اور تمسخر اور تذلیل کا سلوک کریں تو ایسی صورت میں دعویدار یا اس کا نمائندہ مخالفت کرنے والوں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ ہم یہ معاملہ خدا کی عدالت میں لے جائیں اور بجائے حجت بازی اور بحث مباحثہ کے اس بات کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دیں کہ وہ فریقین میں سے جو جھوٹا ہو اس پر لعنت بھیج کر دنیا پر ثابت کر دے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ اس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ آل عمران آیت ۶۲ میں ملتا ہے۔

ابتہال کا مطلب ایک دوسرے کے مقابل پر صف آرائی نہیں ہے اور نہ ہی کسی ایک جگہ اکٹھے ہونے کا کوئی مفہوم اس میں پایا جاتا ہے بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ ہم اللہ کے حضور گریہ و زاری کریں گے اور عاجزانہ دعائیں کریں گے کہ دونوں میں جو جھوٹا ہے اس پر خدا لعنت بھیجے۔

پس مباہلہ کا فیصلہ شوخی، نعرہ بازی اور گالی گلوچ سے نہیں ہوتا اور نہ اپنی دلائل کو دہرانے سے ہوتا ہے جو دونوں فریق ایک دوسرے کے مقابل پر پہلے سے استعمال کرتے چلے آتے ہیں بلکہ مباہلہ کے بعد حجت بازی ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ط (الشوریٰ : ۱۶)

اب چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کا اعلانِ عام ہو چکا ہے اس لئے احمدیت کے مخالفین و معاندین کے ساتھ بحثیں ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد انتظار ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا ظاہر فرماتی ہے۔

جماعت احمدیہ نے مباہلہ کی جو دعوت دی ہے وہ اسی مفہوم کے مطابق ہے۔ کسی ایک مقام پر اکٹھا نہ ہونا ہرگز جماعت احمدیہ کے فرار پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ امام جماعت احمدیہ اور ساری دنیا کے احمدیوں نے پہلے دن سے ہی خدا کے حضور یہ دعائیں شروع کر دی ہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت بھیجے اور اگر مخالف ظلم و ستم سے باز نہ آئے اور تکذیب میں بڑھتا چلا جائے تو پھر اس کا جھوٹ دنیا پر ظاہر کر دے تاکہ سعید فطرت لوگ ہدایت پائیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ تو مباہلہ میں داخل ہو چکی ہے۔ جو چاہے اس دعوتِ مباہلہ کو قبول کرے اور جو چاہے انکار کر دے۔ اور جو بھی اس دعوتِ مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے خدا کے حضور ابتہال و گریہ و زاری سے یہ دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی لعنت جھوٹے کا مقدر بنے تو وہ مباہلہ میں فریق بن جاتا ہے۔

ہماری طرف سے صرف یہ نصیحت ہے کہ اسلامی طریق اور سنت کے مطابق شرافت کا مظاہرہ کیا جائے اور خوفِ خدا سے کام لیا جائے اور اس بات کا انتظار کیا جائے کہ خدائی عدالت سے اس بارے میں کیا فیصلہ صادر ہوتا ہے۔

The Ahmadiyya Gazette and Annoor are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the Ahmadiyya Movement In Islam, Inc., 2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC 20008. Ph (202) 232-3737
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement In Islam, Inc.
P. O. Box 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

طاہر القادری جواب دیں

- کیا یہ درست نہیں کہ مُباہلہ دُعاء اور ابتہال کا نام ہے؟
- کیا یہ درست نہیں کہ دُعاء کی قبولیت اور مُباہلے کا نتیجہ خدا کے تصرّف اور قُدرت میں ہے اس میں کسی اِنسانی ہاتھ کا دخل نہیں؟
- کیا اِس حقیقت سے اِنکار کیا جا سکتا ہے کہ خُدا تعالیٰ ہر جگہ ہے۔ اور اُس کے قبضۂ قُدرت سے کوئی جگہ باہر نہیں۔ اور کوئی مُقام اُس کے تسلّط اور جبرُوت سے باہر نہیں!

تو پھر آپ ایک مخصوص مقام پر اجتماع پر اصرار کیوں کر رہے ہیں؟

- کیا یہ درست نہیں کہ سرورِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مُباہلے کی میعاد ایک سال مُقرّر کی تھی؟
- کیا یہ درست نہیں کہ دُعا اور ابتہال اور اس کے نتیجہ کے بارے میں آپ کی تعلّی اور آپ کے طرزِ عمل کی کوئی مثال سُنّتِ رسولؐ میں موجود نہیں؟

تو پھر آپ رسُولِ خُدا سے آگے قدم بڑھانے کی جسارت کیوں کر رہے ہیں؟

- کیا یہ درست نہیں کہ مُباہلے کا چیلنج امام جماعت احمدیہ نے دیا۔ اور آپ کی طرف سے صرف اس چیلنج کو قبول کرنے کا سوال تھا۔ نیا چیلنج دینے کا نہیں؟
- کیا یہ درست نہیں کہ آپ نے اپنی ساری اشتہار بازی میں ایک دفعہ بھی قرآنی حکم کے مطابق لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہنے کی جرأت نہیں کی؟

تو پھر کیا یہ سارا ہنگامہ اور مینارِ پاکستان پر مجوزہ اجتماع محض سستی شہرت کے لئے ہے؟

اخفائے حق اور سستی شہرت کی خاطر

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری

کا

"فیصلہ کُن اعلان"

کے عنوان سے شائع ہونے والا اشتہار

گمراہ کُن اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے

مباہلہ کا چیلنج امام جماعت احمدیہ نے دیا ہے۔ مباہلہ اسی صورت میں ہو گا جو چیلنج دینے والے نے پیش کی ہے۔ اس پر تمام میں اگر طاہر القادری مباہلہ قبول کر چکے ہیں تو مدت مباہلہ کے اندر خدائی نشان ضرور ظاہر ہو گا

...... [illegible]

طاہر القادری نئی نئی شرائط عائد کر کے عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں [illegible]

متلاشیانِ حق کے لئے لمحۂ فکریہ

گردن اُڑا دیئے جانے کی باتیں کرنے والے طاہر القادری پُرامن طریق مباہلہ قبول کر کے "جھوٹے پر خدا کی لعنت" کہنے کی ہمت کیوں نہیں کرتے کیا شوخی اور تیزی طراری سے نئی شرائط عائد کر کے خدا کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے؟

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللّٰہ تعالیٰ

کے پہلے دَورۂ مشرقی افریقہ میں مصروفیات

سیّدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ بذریعہ ۳ ،۴ PF قریباً چھ بجے نیروبی (کینیا) میں ورود فرما ہوئے۔ تابعین سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے کسی خلیفہ کا مشرقی افریقہ کا یہ پہلا دَورہ ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی کے آخری سال میں اس الٰہی سفر میں ترقی کے ایک نئے دَور کا آغاز ہو رہا ہے۔ حضورِ انور کے ہمراہ اِس سفر میں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ مکرم چوہدری مبارک احمد ساقی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر، مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم مبارک احمد ساہی صاحب، مکرم ملک اشفاق احمد صاحب، مکرم مقصود احمد منان میاں صاحب، مکرم مقصود احمد بٹ صاحب اور مکرم حیات بٹ صاحب لندن سے نیروبی پہنچے۔ قبل ازیں مکرم میجر محمود احمد صاحب

اور مکرم نذیر احمد صاحب ڈار ضروری انتظامات کے سلسلہ میں مشرقی افریقہ پہنچ چکے تھے۔
سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء بروز جمعہ ایئر فرانس ۸۱۷
۵½ بجے سہ پہر لندن سے روانہ ہو کر آپ CDG ایئرپورٹ پر پہنچے۔ V.I.P لاؤنج میں مکرم سیف اللہ
خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ فرانس، مکرم شمس تیجو صاحب اور مکرمہ خدیجہ صاحبہ نے حضورِ انور
سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ جماعتِ احمدیہ فرانس کی طرف سے اِس موقع پر سیدنا حضورِ انور ایدہ
اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کو کھانا پیش کیا گیا۔
نیروبی ایئرپورٹ پر مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب امیر و مشنری انچارج جماعتِ احمدیہ کینیا، مکرم عثمان
کاکوریا صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم محمد افضل بٹ صاحب صدر جماعتِ احمدیہ نیروبی، مکرم مظفر احمد
صاحب بھٹی اور دیگر احباب نے جہاز کے قریب جاکر حضورِ انور کا استقبال کیا۔ بعد ازاں V.I.P لاؤنج
میں کینیا نیوز ایجنسی، کینیا ٹائمز اور وائس آف کینیا ٹی۔ وی سروس کے نمائندوں نے حضورِ انور کا
انٹرویو لیا۔ حضورِ انور نے ان کے سوالات کے جواب میں فرمایا کہ یہ آپ کا پہلا دَورہ ہے۔ حضورِ انور نے
فرمایا کہ کینیا میں سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کا رابطہ ۱۸۹۵ء میں ہوُا۔ وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں حضرت
سیدہ بیگم صاحبہ کا استقبال مکرمہ اہلیہ صاحبہ جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اور مکرمہ صفیہ چوہدری صاحبہ صدر
لجنہ اماء اللہ کینیا نے کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں احبابِ جماعت ایک
لائن میں ایستادہ تھے۔ حضورِ انور نے تمام حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر قافلہ کاروں کے ذریعہ
۷½ بجے مکرم قریشی عبد المنان صاحب کے مکان پر پہنچا جہاں حضورِ انور اور بیگم صاحبہ کے قیام کا انتظام
کیا گیا تھا۔ شام چار بجے حضورِ انور بذریعہ ہوائی جہاز ممباسہ ایئرپورٹ پر پہنچے جہاں V.I.P. لاؤنج میں
کینیا نیوز ایجنسی کے نمائندہ نے حضورِ انور کا انٹرویو لیا۔ حضورِ انور نے ایئرپورٹ پر موجود احباب کو
شرفِ مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو وہاں احبابِ جماعت نے سواحیلی
زبان میں پُرجوش نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد اور انسانیت زندہ باد وغیرہ کے نعروں سے استقبال
کیا۔ حضورِ انور نے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے خواتین کو مصافحہ
کا شرف بخشا۔ جہاں سے قافلہ ٹریولرز بیچ ہوٹل پہنچا جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور ممبران قافلہ کی
رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہوٹل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۵½ بجے بیتِ رحمٰن کے لئے روانہ ہوئے
جہاں تقریباً ساڑھے پانچ صد افرادِ جماعت موجود تھے سب نے حضورِ انور کو اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَبًا
اور نعرہ ہائے تکبیر سے استقبال کیا۔ ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد مجلسِ عرفان شروع ہوئی جو سات بجے
تک جاری رہی۔ سات بجے نمازِ مغرب و عشاء کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل واپس
تشریف لائے جہاں جماعت کی طرف سے استقبالیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۸½ بجے حضورِ انور استقبالیہ

میں تشریف لائے۔ سب سے پہلے مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا بعد ازاں تلاوتِ قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم عبداللہ حسین جمعہ علی صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت کی انہوں نے سورۃ الحجرات کے آخری رکوع سے تلاوت کی اور اس کا انگریزی میں ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تعارف کروایا اور پھر حضورِ انور نے مختصر خطاب کے بعد حاضرین کو سوالات کی دعوت دی۔ ممباسہ کے سابق قاضی مکرم علی شیخ صاحب نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ انہوں نے حضور سے خاتم النّبیّین کے مفہوم اور امام مہدی کے ظہور سے متعلق سوالات کئے جن کا حضورِ انور نے مفصّل جواب ارشاد فرمایا۔ رات گیارہ بجے یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ اِس استقبالیہ میں مکرم اسسٹنٹ ہائی کمشنر انڈیا، ٹاؤن کلرک، کینیا نیوز ایجنسی کے نمائندے اور بعض دیگر معزّزین نے شرکت کی۔ ۲۸ اگست کو ہوٹل کے مینجر صاحب جناب دلیپ سنگھ نے حضورِ انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پونے نو بجے صبح حضورِ انور مشن ہاؤس اور بیت السبوح ممباسہ کے لئے روانہ ہوئے اور پھر باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوتِ قرآن کریم مکرم معلم مکرانی صاحب نے کی۔ بعدازاں مکرم معلم رمضان سلمان صاحب نے اپنی سواحیلی نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس میں حضورِ انور کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔ بعدازاں یہ مجلس مجلسِ عرفان میں تبدیل ہو گئی اور حضورِ انور نے حاضرین کو سوالات کی دعوت دی اور ان کے مفصّل اور پُرمعارف جوابات ارشاد فرمائے۔ مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے مجلسِ عرفان کے دَوران انگریزی سے سواحیلی زبان میں نہایت خوش اسلوبی سے رواں ترجمہ کے فرائض انجام دئے۔ رات کے اجلاس میں حاضرین کی تعداد ساڑھے چار صد سے زائد تھی۔ مجلسِ عرفان کے اختتام پر اجتماعی بیعت ہوئی۔ اِس موقع پر کل باون افراد نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں چودہ بالغ مرد، تیرہ مستورات اور پچیس بچے اور بچیاں شامل تھے۔ اجتماعی بیعت کے آخر پر دعا ہوئی۔ ممباسہ میں بہت دُور دُور سے احباب جماعت اپنے پیارے آقا کی زیارت اور شرفِ ملاقات حاصل کرنے اور آپ کی مقدّس اور بابرکت صُحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے آئے تھے ان میں سے بعض احبابِ جماعت ۷۰ میل کا سفر طے کر کے آئے۔ اِن میں تقریباً یکصد افراد ایسے تھے جو دس دس میل کے فاصلہ سے پیدل یہاں پہنچے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی بیعت اور دعا کے بعد تمام حاضر مَردوں اور بچوں کو شرفِ مصافحہ بخشا اور مکرم بشیر احمد اختر صاحب مربی سلسلہ ممباسہ ساتھ ساتھ ہر ایک کا تعارف کرواتے رہے۔ مَردوں سے ملاقات کے بعد حضور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہنے کے بعد مشن ہاؤس کے دفتر میں اس علاقہ کے معلّمین سے خصوصی ملاقات فرمائی اور انہیں بیش قیمت ہدایات اور ارشادات سے نوازا۔ ½ ۱۱ بجے ممباسہ

سے قافلہ کاروں کے ذریعہ نیروبی کے لئے روانہ ہوُا۔ ممباسہ کے قیام کے دَوران مقامی پولیس حضورِ انور کے عملہ کو ESCORT کرتی رہی۔ ممباسہ سے نیروبی آتے ہوئے راستہ میں حضورِ انور نے برلبِ سڑک کولولو کے مقام پر جماعتِ احمدیہ کی تعمیر شدہ بیت الذکر کے پاس کچھ دیر رُک کر جماعت کے احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ یہ پہلی بیت الذکر ہے جو جماعتِ احمدیہ نے وقارِ عمل کے ذریعہ خود تعمیر کی ہے۔ اِس جماعت کے صدر نے آگے بڑھ کر حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ تقریباً ½ ۱ بجے ایک مقام پر کچھ دیر کے لئے دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے رُکے۔ سٹیٹو آنڈی کے مقام پر حضورِ انور نے نمازِ ظہر و عصر پڑھائیں۔ شام چھ بجے قافلہ بخیریت ممباسہ سے نیروبی پہنچ گیا۔ نمازِ مغرب وعشاء بیت الذکر احمدیہ نیروبی میں ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد حضورِ انور بیت الذکر میں ہی تشریف فرما رہے اور احباب سے کینیا کے ابتدائی احمدیوں بالخصوص رفقاء حضرت بانیٔ سِلسلہ احمدیہ کے متعلق دریافت فرمایا کہ جس کسی دوست کو معلومات ہوں مجھے بتائے۔ مختلف احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ تاریخی نوعیت کے لئے یہ ریکارڈ محفوظ ہونا چاہیئے۔ اِس غرض کے لئے نوجوانوں پر مشتمل ایک کمیٹی بھی آپ نے تشکیل فرمائی جو پُرانے احمدیوں سے اور ایسے احباب سے جنہیں کینیا میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ اور ابتدائی اصحاب کے بارے میں عِلم ہے معلومات حاصل کر کے ریکارڈ میں لانے کی ذمّہ داری پوری کرنا ہوگی۔ اِس موقع پر حضورِ انور نے حاضرین کے بعض سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرمائے۔ رات تقریباً ½ ۱۰ بجے یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

۲۹ اگست ۱۹۸۸ء کو صبح دس بجے حضورِ انور نیشنل میوزیم نیروبی دیکھنے تشریف لے گئے جس کے ساتھ ملحقہ سنیک بار بھی حضورِ انور نے ملاحظہ فرمایا۔ ½ ۴ بجے نمازِ ظہر و عصر کے بعد مشن ہاؤس نیروبی میں احبابِ جماعت سے ملاقاتوں کا سِلسلہ شروع ہوُا جو شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل نیروبی تشریف لے گئے جہاں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں آنریبل جرمیا ایم نیاگا M.P AND MINISTOR OF ENVIREMENT AND NATURAL RESOURCES، ہائی کورٹ کے جج، ممتاز وکلاء، صنعت کار، ڈاکٹرز اور دیگر معززینِ شہر نے شرکت کی۔ ڈنر کے بعد تلاوتِ قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوُا جو مکرم ڈاکٹر محمد شمیم صاحب نے کی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم ظہیر احمد ملک صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم جرمیا ایم نیاگا کا تعارف کرایا۔ بعدازاں حضورِ انور نے حاضرین سے پُرمعز خطاب فرمایا جس میں آپ نے افریقہ کے حالات کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنے اور افریقن عوام کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور نے بتایا کہ دُنیا کا مستقبل افریقہ میں ہے۔ افریقن قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔

حضورِ انور نے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے حال ہی میں شائع شدہ کوکویو زبان میں ترجمہ قرآن کا ایک نسخہ آنریبل جرمیا کو بھی پیش کیا۔ حضورِ انور کے خطاب کے بعد مسٹر جرمیا ایم نیاگا نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں انہوں نے حضورِ انور کے خطاب کو بہت سراہا اور کہا کہ آپ کا کینیا کا دَورہ بہت بروقت ہے اور ہمارے لئے باعثِ برکت ہے۔ انہوں نے حضورِ انور کے ارشادات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کی آواز ہے جو آپ نے ہمیں پہنچائی ہے۔ انہوں نے کوکویو زبان میں ترجمہ قرآن کو بہت سراہا اور بہت پسندیدگی کا اظہار کیا۔

۳۰ اگست کو صبح آٹھ بجے حضورِ انور نیروبی سے کسومو کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ میں کریچو کے مقام پر قافلہ کچھ دیر کے لئے رُکا جہاں چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ کریچو ایک خوبصورت جگہ ہے اس علاقہ میں کثرت سے چائے کے باغات ہیں۔ تقریباً دو بجے قافلہ SET.ANN ہوٹل پہنچا جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افرادِ قافلہ کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ ½۴ بجے کسومو کی احمدیہ بیت الذکر میں نمازِ ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد حضورِ انور واپس ہوٹل تشریف لائے جہاں ½۸ بجے ایک استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تقریب میں ڈویژنل پولیس آفیسر، ڈپٹی کمشنر، سینئر اسسٹنٹ کمشنر پولیس، پرنسپل ٹیچرز کالج کواپٹاک چرچ لیڈر، ہندو، سکھ اور مسلم نمائندگان نے شرکت کی۔ کل حاضری ۱۰۱ تھی۔ ڈنر کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب کینیا نے حضورِ انور کا تعارف کرایا اور پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ اِس علاقہ میں جماعت بڑی اچھی طرح جانی پہچانی ہوگی لیکن اِس بات سے بڑا تعجب ہوا کہ یہاں احمدیت کے بارہ میں معمولی تعارف بھی نہیں ہے جبکہ یہاں بہت پہلے احمدیت کا پودا لگ چکا تھا۔ مختصر سے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ چند اہم سوال یہ تھے۔ جماعتِ احمدیہ میں داخلہ کی کیا شرائط ہیں؟ جماعت دعوتِ الی اللہ کو وسعت دینے کے لئے کیا ذرائع اختیار کر رہی ہے؟ جب سب دیگر مذاہب بھی خدائے واحد کی طرف بُلاتے ہیں تو پھر مختلف مذاہب کی تعلیمات میں فرق کیا ہے؟ عام مسلمانوں اور احمدیوں میں کیا فرق ہے؟ دینِ حق میں چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی سزا رکھی گئی ہے جو نرمی اور رحم دلی کے خلاف ہے اور یہ کہ اِس علاقہ کی ترقی کے لئے مستقبل میں آپ کے کیا پروگرام ہیں؟ حضورِ انور نے اِن تمام سوالات کے نہایت تفصیلی جوابات ارشاد فرمائے۔

۳۱ اگست کو صبح ½۸ بجے کسومو سے شیانہ کی طرف حضورِ انور روانہ ہوئے۔ اِس جگہ جماعت نے حال ہی میں ایک نئی بیت الذکر تعمیر کی ہے۔ اِس کے لئے ایک دوست نے اپنی زمین پیش کی اور کینیا کے ایک مخلص مخیّر احمدی دوست نے اس کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اس میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے اور غالباً ایسٹ افریقہ میں کسی گاؤں میں تعمیر ہونے والی بیوت الذکر میں سے یہ پہلی بیت الذکر ہے

جیسے سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے۔ یہاں سب سے پہلے حضورِ انور نے بیت الذکر میں دو نفل ادا فرمائے۔ قریباً چھ صد احمدی مرد و زن نے حضورِ انور کی اقتداء میں نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم معلم قاسم صاحب نے کی جس کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے ایک استقبالیہ نظم سواحیلی میں پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضورِ انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور بتایا کہ بیوت الذکر خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں حضورِ انور نے فرمایا کہ عام طور پر بیوت الذکر کو دیکھ کر لوگوں کے دل میں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ اتنی خوبصورت بیت الذکر کس نے بنائی ہے اور پھر اس کی خوبصورتی، ڈیزائن، قالین اور میناروں وغیرہ کی طرف دھیان جاتا ہے اور جو بات لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ بیوت الذکر کی تعمیر صرف خدا کے لئے ہوتی ہے۔

فرمایا: جب آپ کے اس علاقہ میں کوئی شخص گھر بناتا ہے تو آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں جائیں اور اس سے تعلق بنائیں۔ بعض اوقات یہ گھر امیروں کے ہوتے ہیں جن میں ہر شخص کا داخلہ ممکن نہیں۔ جہاں صرف امیر لوگ جاتے ہیں یا ان کے قریبی دوست یا اعزاء وغیرہ بھی جا سکتے ہیں لیکن بیت الذکر خدا کا گھر ہے جہاں ہر شخص بلا تکلّف جا سکتا ہے۔ فرمایا: ایک عام آدمی کے گھر میں جانے کی آپ کو فکر ہوتی ہے کیا کبھی خدا کے گھر میں جانے کی بھی آپ کو فکر ہوئی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر میں جانے والے کئی قسم کے لوگ ہیں۔ بعض نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن اُن کے دل بیت الذکر میں نہیں ہوتے ایسے لوگوں کا اس میں جانا اُن کے گناہوں کی بخشش کا موجب نہیں بنتا۔ فرمایا بیت الذکر میں جانا اس بلڈنگ سے تعلق قائم کرنا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے عبادت کا تعلق قائم کرنا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔ فرمایا بعض ایسے بھی ہیں جو کسی مصیبت یا تکلیف کے وقت ہی اس کا رُخ کرتے ہیں۔ فرمایا بیت الذکر میں اس لئے جائیں کہ خدا کی محبت آپ کے دل میں پیدا ہو۔ جب آپ صرف اس مقصد کے تحت جائیں گے تو خدا خود بخود اپنی مدد آپ تک پہنچائے گا۔ حضورِ انور نے دعا کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ یہ بیت الذکر ہر لحاظ سے برکتوں کا موجب ہوگی۔ حضورِ انور نے اس کی تعمیر کا خرچ برداشت کرنے والے احمدی دوست کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ حضورِ انور نے اس خوشی کے موقع پر اس علاقہ کے ۴۰۳ احمدی بچوں اور بچیوں میں تقسیم کے لئے مبلغ پچیس ہزار شلنگ اور اسی طرح غیر از جماعت بچوں میں مٹھائی وغیرہ کی تقسیم کے لئے مبلغ پانچ ہزار شلنگ مقامی مربی مکرم محمود احمد صاحب منیب کو عطا فرمائے۔ حضورِ انور نے اس علاقہ میں ایک ہومیوپیتھک ڈسپنسری کھولنے کا بھی اعلان فرمایا اور فرمایا کہ یہ ڈسپنسری صرف احمدیوں کے لئے ہی نہیں ہوگی بلکہ اس سے گاؤں کے ہر شخص کو علاج کی سہولت حاصل ہوگی۔ خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے بیت الذکر کے ساتھ مشن ہاؤس اور مدرسہ کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں تمام حاضرین کو جن کی تعداد آٹھ سو سے زائد تھی چائے پیش کی گئی۔ اس موقع پر علاقہ کے چیفس اور پولیس افسران بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضورِ انور عورتوں کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں بچوں کی تربیت کی طرف خصوصیت

سے توجہ د . . . انور نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک جگہ عورتوں کے لئے خصوصی تربیتی کلاسیں لگائی جائیں . . . دینی مسائل سیکھیں تا وہ دوسری عورتوں اور بچوں کی تربیت کرسکیں۔ بشیانہ میں اٹھارہ مردوں، عور ں ا بچوں نے اجتماعی بیعت کی جس میں تمام حاضر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ اس کے بعد کسوموکے رستے قافلہ نیروبی واپس روانہ ہوا۔ کچھ دیر کے لئے قافلہ لیک نیکورو بھی رُکا۔ شام تقریباً ۸½ بجے قافلہ بخیر بت نیروبی پہنچ گیا۔ نمازِ مغرب وعشاء حضورِ انور نے احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں پڑھائیں۔

یکم ستمبر کو تقریباً صبح سات بجے حضورِ انور نیشنل پارک نیروبی تشریف لے گئے ½ ۱۰ بجے ہلٹن ہوٹل میں پریس کانفرنس میں شرکت فرمائی جس میں K.N.A.، ڈیلی نیشن، سٹینڈرڈ اور پیرنٹس میگزین کے نمائندہ شریک ہوئے۔ پریس کانفرنس کے بعد حضورِ انور احمدیہ قبرستان تشریف لے گئے۔ اِس قبرستان میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض رفقاء کرام بھی مدفون ہیں۔ حضورِ انور نے تمام قبروں کی زیارت کی اور پھر ایک جگہ کھڑے ہوکر سب مرحومین کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ یہاں سے حضورِ انور وہ مکان دیکھنے تشریف لے گئے جہاں حضور کے ماموں مکرم محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کی رہائش ہوا کرتی تھی۔ حضورِ انور مکان کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں دعا کی۔ اس کے بعد احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں تشریف لائے جہاں مجلسِ عاملہ کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا۔ ½ ۴ بجے پھر حضورِ انور نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے احمدیہ بیت الذکر نیروبی تشریف لائے۔ نمازوں کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نمازِ مغرب تک جاری رہا۔ اِس موقع پر ایک غیر مسلم خاتون MRS. PYNTHIA نے بھی ملاقات کی۔ یہ جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب THROUGH OPEN DOORS میں احمدیت پر بھی ایک مقالہ لکھا ہے۔ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد بیت الذکر میں تیرہ افراد نے بیعت کی جن میں ۹ مرد اور ۴ عورتیں شامل ہیں۔ یہ سب کوکویو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بیعتیں ایک داعی اِلی اللہ کی مساعی کے نتیجہ میں ہوئیں جو خود کوکویو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضورِ انور نے اِس موقع پر خاص طور پر اس نوجوان داعی اِلی اللہ کو شرفِ معانقہ بخشا۔ یاد رہے کہ حال ہی میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کوکویو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اجتماعی بیعت اور دعا کے بعد مجلسِ عاملہ کا اجلاس شروع ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔ حضورِ انور نے مجلسِ عاملہ میں بعض نئے افراد کی نامزدگی فرمائی اور مختلف شعبہ جات کے کام اور ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائیں۔

۲ ستمبر کو نمازِ جمعہ احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں پڑھائی۔ شام ½ ۵ بجے حضورِ انور نے لجنہ کے اجلاس میں شرکت کی اور ان سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں اطفال کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ½ ۶ بجے مجلسِ عاملہ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا جو آٹھ بجے تک جاری رہا۔ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے ساتھ ڈنر میں شرکت فرمائی۔

۳ ستمبر کو صبح ۹ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ یوگنڈا کے لئے روانہ ہوا۔ حضرت بیگم صاحبہ نے نیروبی

میں ہی قیام فرمایا۔ قریباً ½ ۱۱ بجے ایئر کینیا کے ذریعہ موکینیاٹا ایئرپورٹ نیروبی سے روانہ ہوکر ½ ۱۲ بجے اینٹیبے ایئرپورٹ یوگنڈا پہنچے۔ ایئرپورٹ پر کثیر تعداد میں احمدی مرد و زن حضورِ انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پُرجوش نعروں سے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ ایک طرف چھوٹی بچیاں نہایت خوش الحانی سے کلمہ طیبہ اور درود شریف کورس کی شکل میں گا کر پڑھ رہی تھیں۔ حضورِ انور نے تمام مردوں اور بچوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضورِ انور نائل ہوٹل کمپالہ پہنچے۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو ESCOT کیا۔ یہ پولیس سکواڈ یوگنڈا کے سارے سفر میں ہمراہ رہی۔ قریباً چار بجکر چالیس منٹ پر احمدیہ بیت الذکر یوگنڈا میں نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور نے احمدیہ بشیر ہائی سکول کا معائنہ فرمایا اور مکرم منیر احمد صاحب منیب پرنسپل احمدیہ بشیر ہائی سکول کو مختلف ہدایات ارشاد فرمائیں۔ بعد ازاں حضور نے بشیر ہائی سکول کے گراؤنڈ میں سکول کے اساتذہ، طلباء اور دیگر احباب سے خطاب فرمایا۔ حضورِ انور کے خطاب کا رواں ترجمہ مکرم رجب معاجر صاحب نے کیا۔ اِس موقع پر بھی چند احمدی بچیوں نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ حضورِ انور کو ایک گیت گا کر WELCOME کیا۔ بعد ازاں مکرم ملک امیری صاحب نے سواحیلی میں ایک نظم پیش کی۔ مکرم امیر صاحب کے مختصر تعارفی خطاب کے بعد حضورِ انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق بخشی لیکن ایک بات جس کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے یہ ہے کہ یوگنڈا کو اِس کے اپنے ہی لوگوں نے لوٹا اور نقصان پہنچایا ہے۔ فرمایا کہ یوگنڈا کی ترقی میں جو بات حائل ہے وہ اخلاقی انحطاط ہے اِس لئے اخلاقی قدروں کو زندہ کریں۔ باہمی اتحاد پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات، اموال اور عزّت کا احترام کریں اور اپنی تمام طاقتیں ملک کی ترقی کے لئے خرچ کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ طلباء کو سچائی اور دیانتداری کے بارے میں خصوصیت سے تلقین کی جائے۔ حضورِ انور نے سکول کی عمارت کی توسیع، سائنس لیبارٹری، وڈیو روم اور لائبریری کے قیام اور سکول میں ٹیکنیکل سہولت مہیا کرنے کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ اِس غرض کے لئے جس قدر بھی اخراجات کی یا سٹاف کی ضرورت ہوگی ہم مہیا کریں گے۔ حضورِ انور نے سکول کو ایک معیاری سکول بنانے اور جدید طریقہ ہائے تعلیم سے آراستہ کرنے کا اعلان فرمایا۔ قریباً ½ ۷ بجے حضورِ انور نے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ کچھ دیر کے لئے حضورِ انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور اُن سے گفتگو فرمائی۔ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد مجلسِ عرفان کا آغاز ہوا۔ اِس میں احباب نے حضورِ انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ سوال وجواب کا یہ سلسلہ رات قریباً دس بجے تک جاری رہا۔

۴ ستمبر کو حضورِ انور کمپالہ سے جنجا کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ میں کمپالہ سے قریباً پانچ سات میل کے فاصلہ پر کیاٹا کے مقام پر جماعت کے ایک پرائمری سکول کا معائنہ فرمایا۔ حضورِ انور نے اِس جگہ مشنری

ٹریننگ کالج قائم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا اور اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کو تفصیلی پلان بنا کر بھجوانے کے لئے تاکید فرمائی۔ قریباً ۱/۲ ۱۰ بجے حضورِ انور مُبیکو پہنچے۔ یہ جماعت ۱۹۸۱ء میں قائم ہوئی اور مکرم حاجی مصطفےٰ زید صاحب نے ۱۹۸۴ء میں ۱/۲ ۲ ایکڑ زمین جماعت کو تحفۃً پیش کی اور اب اس جگہ ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہو چکی ہے۔ جو احبابِ جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعہ تعمیر کی ہے۔ اس میں ایک سکول بھی جاری ہے۔ جب حضورِ انور اس جماعت میں پہنچے تو تمام احباب نے پُرجوش نعروں سے حضورِ انور کا استقبال کیا اور سکول کی بچیوں نے گیت گا کر حضورِ انور کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً اور خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور نے اس جگہ احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت اگرچہ یوگنڈا میں دیگر کئی ممالک کی نسبت دیر سے پہنچی ہے لیکن بفضلِ خدا اس کی قبولیت کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔ فرمایا جس طرح آپ نے احمدیت کی آواز پر لبیک کہا ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعوت کو قبول کیا ہے اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کی ضروریات کی فکر کرے۔ حضورِ انور نے فرمایا آپ کی اصلاح و ترقی اور گناہوں کی معافی کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ مامورِ زمانہ کو تسلیم کیا جائے جو آپ نے کر لیا ہے۔ اب بقیہ یوگنڈا کے لئے آپ ایک مثالی جماعت بنیں۔ یوگنڈا کی نجات اور اس کے مسائل کا حل احمدیت قبول کرنے میں ہے۔ جسے آج مامورِ زمانہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیش کیا ہے۔ حضورِ انور نے سکول کو IMPROVE کرنے اور اس جگہ ایک ڈسپنسری کے قیام کا بھی اعلان فرمایا اور فرمایا کہ اس علاقہ میں سمال کاٹیج انڈسٹری کے قیام کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ حضورِ انور نے اس سکول کے طلباء کے لئے مبلغ دو لاکھ اسی ہزار شلنگ تحفۃً عنایت فرمائے۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضورِ انور جنجا پہنچے۔ حضورِ انور نے یہاں حاضرین سے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ ہر مذہبی لیڈر لوگوں کو اپنی جماعت کی طرف بُلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا مذہب ہی اصل مذہب ہے اس لئے باقی مذاہب کو چھوڑ کر میری طرف آؤ۔ یہ طریقِ کار عام انسانوں کو کنفیوز کر دیتا ہے کیونکہ یہ تو ممکن نہیں کہ سارے ہی غلط ہوں۔ اُس کے لئے یہ فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے کہ کس کا انتخاب کرے۔ اس طرزِ عمل کا دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پبلک میں ایک REJECTION پیدا ہوتی ہے اور خدا کے نام پر آپس میں ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ فرمایا: اس کا حل یہ ہے کہ مذہبی لیڈر اپنے مذہب کی تبلیغ دو طریق پر کریں جن کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اس میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم سب سے بہترین اُمّت ہو کیونکہ تم لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو۔ ہر آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مختلف ہوتا ہے لیکن یہ تعلق عام انسانوں سے مخفی ہوتا ہے۔ کسی کے بارہ میں یہ بتانا کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے یا نہیں بالکل ناممکن ہے۔ لیکن اصل لوگ جو مخلوقِ خدا کی ہمدردی کرتے ہیں، اُس کی خاطر قربانی کرتے ہیں، ان کی قربانی

کرتے ہیں، اُن کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو GOLDMEN کہا جاتا ہے۔ ایسا مذہب جو مخلوقِ خدا میں تفریق کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم نے تمام بنی نوع انسان کی بلا امتیاز مذہب و ملت، قوم و ملک خدمت کرنی ہے۔ ایسے لوگ فی الحقیقت اِس مقصد کو لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور اس پر عمل کرتے نظر آتے ہیں اُن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ فی الحقیقت مذہب کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس مشورہ کے سب سے زیادہ مستحق یوگنڈا کے لوگ ہیں۔ آپ ...... پاش پاش کر دیا ہے۔ اتحاد پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ سوسائٹی میں کوئی امن نہیں۔ اِس کا باعث آپ کے ملک کے اپنے لوگ ہیں۔ اب اِس صورتحال کو ختم کریں۔ اللہ نے آپ کو بہت استعداد یں دی ہیں اپنے بھائیوں سے محبت کرنا سیکھیں۔ دوسروں کی جائیداد کو اپنے اُوپر حرام سمجھیں کسی کو اس کے حق سے محروم نہ کریں۔ اپنے ملک کی خدمت پر ڈٹ جائیں اور ملک و قوم کی خدمت کو اپنا مقصد بنالیں۔ حضورِ انور نے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ دوسروں سے بڑھ کر خدمت کے میدان میں آگے آئیں اور اپنی خدمات پیش کرنے میں کوئی امتیاز نہ کریں۔ اگر صرف یہ کر لیا جائے تو نہ صرف اِس دُنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا کرے گا۔ حضورِ انور نے احباب کو چندوں کی ادائیگی اور مالی قربانی میں حصہ لینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

$5\frac{1}{2}$ بجے جنجا کرسٹڈ کرین ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب ہوئی جس میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر جناب FRED MUKISA اور اس علاقہ کی بڑی شخصیتوں اور دیگر معززینِ علاقہ نے شرکت کی۔ اِس موقع پر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر نے اپنی تقریر میں حضورِ انور کو WEL COME کیا اور علاقہ کی تعلیمی و طبی ضروریات اور مسائل کا ذکر کیا اور اِس سلسلہ میں تعاون و مدد کی درخواست کی۔ حضورِ انور نے اِن امور میں ہر ممکن مدد دینے کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو اعلیٰ اخلاقی اطوار اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو $\frac{1}{2}$ بجے تک جاری رہا۔ چند اہم سوالات یہ تھے کہ احمدیوں کا دیگر مسلمانوں سے کیا فرق ہے۔ حضورِ انور نے اِس کا نہایت تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا اور بتایا کہ تمام مسلمان فرقوں کے ایک دوسرے سے اختلافات ہیں اور بعض اختلافات بنیادی اور شرعی نوعیت کے ہیں۔ حضورِ انور نے بتایا کہ تمام مذاہب میں ایک موعود کا انتظار ہے اور اس کے ظہور کے لئے جو نشانات بتائے گئے ہیں وہ ایک جیسے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اِس زمانہ کا وہ موعودِ مذاہبِ عالم ظاہر ہو چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ حضورِ انور نے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اِسی طرح خاتم النّبیین اور اُردو کے مقام کے متعلق سوالات کے بھی جوابات ارشاد فرمائے۔ مکرم محمد علی کائرے صاحب مربیٔ سلسلہ نے حضورِ انور کے خطاب اور سوالوں کے جوابات کا رواں ترجمہ نہایت عمدگی کے ساتھ مقامی زبان میں ادا کیا۔ نمازِ مغرب و عشاء کے بعد احمدیہ بیت الذکر جنجا میں مجلسِ عرفان شروع ہوئی جو رات دیر تک جاری رہی۔

۵ ستمبر کو صبح آٹھ بجے جنجا سے حضورِ انور مساکا کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پونے بارہ بجے حضورِ انور مساکا پہنچے۔ حضورِ انور نے بیت الذکر و مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور مشن کے احاطہ میں مکرم ڈاکٹر احمدین صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے یہ زمین بیت الذکر و مشن ہاؤس کے لئے وقف کی تھی۔ یہاں بھی حضورِ انور نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ نماز ظہر و عصر بیت الذکر مساکا میں ادا کی گئی۔ حضورِ انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ کسی شخص کی مذہب سے محبت کافی نہیں جب تک کہ وہ خدا کی مخلوق سے محبت نہ کرے۔ فرمایا: ایک غریب آدمی پوچھتا ہے کہ آپ ہمارے جسموں کے لئے کیا کر رہے ہیں تو مذہبی آدمی جواب دیتا ہے کہ جسم تو فنا ہو جائے گا ہم آپ کی رُوح کے لئے متفکر ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر مذہبی لیڈر اِس دُنیا میں آپ کے لئے فکرمند نہیں ہیں تو آخرت میں وہ آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ حضورِ انور نے یوگنڈا کی اقتصادی بدحالی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دُکھ کی بات یہ ہے کہ خود آپ لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے یہ مصیبتیں اُٹھائی ہیں اور کئی سال پیچھے چلے گئے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہماری جماعت آپ کی خدمت کیلئے تیار ہے لیکن آپ کا تعاون ضروری ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یوگنڈین کیریکٹر نہایت دوستانہ اور مخلصانہ ہے اور مَیں آپ کی مدد کا عزم کر چکا ہوں۔ قریباً ½ ۲ بجے چوترا سکول کے بچوں نے نہایت خوش الحانی سے کورس کی شکل میں گیت گا کر حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور کافی دیر تک بچوں کے پاس کھڑے رہے۔ حضورِ انور نے یہاں پر تعمیر شدہ احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ امان صاحب کو ہسپتال کو معیاری اور بہتر بنانے کے سلسلہ میں کئی ایک ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضورِ انور نے یہاں مرکز کی تعمیر کے لئے بنیادی اینٹ پر دعا بھی کی۔ یہاں سات سَو سے زائد مرد و زن جمع تھے۔ حضورِ انور نے احباب سے ایک نہایت تفصیلی اور پُر اثر خطاب فرمایا۔ حاضرین میں ڈولبشپ، علاقہ کے انسپکٹر پولیس اور علاقہ کے دیگر معززین و سرکردہ احباب شامل تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یوگنڈا آنے کے بعد یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ یہاں کے لوگ سادہ، نیک طبیعت اور ذمہ دار ہیں اور انہوں نے باوجود ایک اجنبی ہونے کے مجھے خندہ پیشانی سے ریسیو کیا ہے۔ حضورِ انور نے لوگوں کو نصیحت کی کہ اپنے بھائیوں سے صلح و آشتی سے رہیں۔ ان کے اموال و جان کی عزت و احترام کرنا سیکھیں۔ اِس سلسلہ میں خصوصیت سے حضورِ انور نے جھوٹ اور چوری سے اجتناب کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور نے اپنے خطاب میں احمدیت کا نہایت تفصیلی تعارف کرایا اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ظہور اور آپ کی صداقت پر آسان فہم اور نہایت مضبوط دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ نمازِ عصر کے بعد کمپالہ کے لئے واپسی ہوئی۔ راستہ میں KYANJALA کے مقام پر حضورِ انور نے جماعت کے ایک سکول کو VISIT کیا جسے مخالفین نے جلا دیا تھا۔ حضورِ انور نے سکول کی عمارت کو ٹھیک کرنے اور سکول کی ضروریات کے متعلق اخراجات کا اندازہ اور پلان بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ حضورِ انور نے اِس موقع پر تمام حاضرین کے ساتھ اجتماعی دعا بھی کروائی اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے گئے۔ شام کو قافلہ بخیر و عافیت

کمپالہ واپس پہنچا۔

۶ستمبر کو صبح ۹ ½ بجے مجلس عاملہ یوگنڈا کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداران اور مربیان کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ اجلاس ۱۱ ½ بجے تک جاری رہا۔ ۱۱ ½ بجے حضورِ انور پرائم منسٹر یوگنڈا سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے پر منسٹر آف انفارمیشن نے حضورِ انور سے ملاقات کی اور دیر تک مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ عصر کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالےٰ مکرم شعیب نعیم صاحب امیر یوگنڈا کے ہاں چائے پر تشریف لے گئے۔ شام ۶ ½ بجے شیراٹن ہوٹل کمپالہ میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی اس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے ممتاز افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ اس کی مخلوق سے بھی محبت کریں۔ خدا کی محبت کا جہاں تک سوال ہے کسی کے دل کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت ہوتی ہے وہ اسے چھپاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا سے محبت کرتا ہے اس کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ اس کو پہچانتے ہیں یا نہیں۔ مزید برآں وہ یہ سوچتا ہے کہ اس محبت کا اظہار کہیں دکھاوا نہ بن جائے۔

فرمایا: خدا سے محبت تو وقتی ہو سکتی ہے لیکن اگر آپ انسانیت سے محبت کرتے ہیں تو اسے چھپایا نہیں جا سکتا اس لئے ایسے مذہب جو انسانی ہمدردی نہیں رکھتے اور انسان کی خدمت نہیں کرتے اُن کی سچائی مشکوک ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مذہب آج کی دُنیا میں امن قائم کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا: مَیں اس بات مشاہدہ کرتا رہا ہوں کہ یوگنڈین بالعموم نیک طبیعت، خوش اخلاق اور ملنسار ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ دو بیماریوں میں مبتلا ہیں نمبر ایک جھوٹ، نمبر ۲ چوری اور ڈاکہ۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ یہ عزم کریں کہ ہم تلافیٔ مافات کریں گے اور ملک کی خوشحالی اور امن کے لئے کام کریں گے۔ فرمایا جماعتِ احمدیہ آپ کی خدمت کا عہد کر چکی ہے۔ میری آواز پر ساری دُنیا کے احمدی آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ مَیں اس بارہ میں تحریک کر چکا ہوں اور لوگ میری آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ اس استقبالیہ تقریب کے بعد یوگنڈین ٹیلیویژن نے حضورِ انور کا ایک خصوصی انٹرویو..... پروگرام کے لئے لیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرویو لینے والی عورت کے استفسار پر اپنا ذاتی تعارف کروانے کے بعد احمدیہ مشن کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام دُنیا کو خدائے واحد کی تعلیم دے اور اس کی طرف بُلائے۔ فرمایا یہ کام ایک مامور من اللہ کے ذریعہ ہونا تھا جس کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ حضورِ انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مَیں تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ میرا تعلق تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہے۔ جب سے مَیں یوگنڈا میں آیا ہوں اپنے آپ کو یوگنڈین سمجھتا ہوں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم یوگنڈا کی خدمت کا تہیہ کر چکے ہیں ان کی ہم ہر ممکن خدمت کریں گے۔ اگر ہم خدا کی مخلوق کی خدمت

نہیں کر سکتے تو خدا کی محبت کے دعویدار کیسے ہو سکتے ہیں۔ بطور مذہبی لیڈر میرا یہ فرض ہے کہ میں لوگوں کی جسمانی اور روحانی ضروریات کا خیال رکھوں۔ اس بارے میں تعلیمی، طبی اور اقتصادی پروگرام تیار کیا جارہا ہے۔ یہ انٹرویو تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہا۔

۷ ستمبر کو حضورِ انور یوگنڈا سے کینیا کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک روز قیام کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دار السلام تنزانیہ پہنچے۔ قبل ازیں ۷ ستمبر کو V.I.P. لاؤنج اینٹیبے ائیرپورٹ یوگنڈا پر یوگنڈا کے وزیرِ تعلیم، وزیرِ صحت اور منسٹر آف اسٹیٹ کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ نیف ڈیک کے نمائندہ نے حضورِ انور سے بعض سوالات کے جوابات دریافت کئے اور یوگنڈا کے لوگوں کے لئے حضورِ انور کا پیغام حاصل کیا۔

۸ ستمبر کو نیروبی سے تنزانیہ کو روانگی سے قبل ایئرپورٹ پر کینیا نیوز ایجنسی، کینیا ٹیلیویژن اور ڈیلی نیشن کے نمائندگان نے حضورِ انور سے پریس انٹرویو لیا۔

۸ ستمبر کو دو بجکر دس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ تنزانیہ میں ورود فرما ہوئے۔ یہاں دار السلام کے میئر جناب کیٹوانا پونڈو اور اپیل کورٹ کے جج جناب عبداللہ مصطفےٰ صاحب اور امیر صاحب جماعتِ احمدیہ تنزانیہ اور دیگر احبابِ جماعت نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ V.I.P. لاؤنج میں ایک مختصر سی پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ اس میں چھ مختلف نمائندگان نے شرکت کی اور حضورِ انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ حضورِ انور کی تنزانیہ آمد اور پریس کانفرنس کی خبر بی بی سی اور جرمن ریڈیو کے سواحیلی پروگرام سے نشر ہوئی۔ ایئرپورٹ پر کثیر تعداد میں احبابِ جماعت مرد و زن حضورِ انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے احباب نے پُرجوش نعرہ ہائے تکبیر سے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ حضورِ انور نے وہاں پر موجود تقریباً ایک ہزار احمدی احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ حضورِ انور کا قیام فی المنجارو ہوٹل دار السلام میں تھا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور احبابِ جماعت میں تشریف فرما ہوئے اور احباب کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ نمازِ مغرب و عشاء کے بعد بھی سوال و جواب کا یہ سلسلہ رات قریباً ۹ بجے تک جاری رہا۔

۹ ستمبر کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ دار السلام یونیورسٹی میں تشریف لے گئے جہاں پہلے سے ...... چیئرمین فیکلٹی آف سوشل سائنسز سے ملاقات کی۔ اس فیکلٹی کے تحت حضورِ انور کے ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور کے اس علمی، عام فہم اور معرکہ آراء خطاب کے دوران حاضرین کی تعداد تقریباً دو صد تھی۔

شام کو بیت الذکر دار السلام میں مجلسِ عرفان ہوئی۔ اس میں احبابِ جماعت نے حضورِ انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ چند اہم سوالات یہ تھے۔ نبی کو خدا تعالیٰ چُنتا ہے کیا خلیفہ کا انتخاب بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے؟ کیا آدم سب سے پہلے انسان تھے یا اُن سے پہلے بھی لوگ موجود تھے۔ کیا امام مہدی کے بعد

بھی کوئی امام آسکتا ہے ؟ کیا سُود پر قرضہ لینا جائز ہے ؟ وغیرہ وغیرہ۔ مقامی احباب کی سہولت کے لئے انگریزی میں ہونے والے سوال و جواب کا ترجمہ ساتھ ساتھ سواحیلی میں کیا جاتا رہا۔

۱۰ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے دار السلام کے ریجنل کمشنر مسٹر LIUNDI نے حضورِ اقدس سے فی المنجار و ہوٹل میں ملاقات کی۔ بعد ازاں اسی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی اس میں حضورِ انور نے دَورۂ افریقہ کی غرض و غایت، افریقہ کے حالات کے مشاہدہ پر مبنی اپنے تأثرات بیان فرمائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ آج دُنیا کے امن کے لئے سب سے ضروری بات MORALITY کا فقدان ہے۔ بڑے بڑے ممالک اپنے ذاتی فائدے کے لئے چھوٹے ممالک کی پرواہ نہیں کرتے۔ دوسروں کے حقوق اور عدل و انصاف کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ افریقہ میں بھی اخلاقی اقدار بڑی تیزی سے ختم ہو رہی ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جب تک اخلاقی قدریں قائم نہیں کی جائیں گی اس وقت تک حقیقی امن کے قیام میں کامیابی ممکن نہیں۔ نمازِ عصر کے بعد فیمیلیز کو حضورِ انور نے شرفِ ملاقات بخشا اور بعد ازاں لجنہ سے خطاب فرمایا اور بعد نمازِ مغرب و عشاء مجلسِ عرفان ہوئی۔ رات ½۸ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عشائیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس عشائیہ میں تنزانیہ کے منسٹر آف انرجی جناب نور قاسم صاحب، مختلف ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، کمشنر آف لیبر اور دیگر کئی معززین اور سرکردہ افراد نے شرکت کی۔

اِس موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ افریقہ کے لئے جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ اپنے تشخص کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آج افریقہ کے ہر ملک میں ایک چھوٹا افریقہ تراشا جا رہا ہے اور ملک کے تمام ذرائع اقتصادیات، غیر ملکی امداد، صنعتی ترقی یہ سب کچھ اس سے ایک چھوٹے سے طبقہ کے مغربی طرز کے معیارِ زندگی کو قائم رکھنے پر خرچ ہو رہے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے دل میں اپنے لوگوں کی خدمت اور اُن کی دلچسپی اور ان کی بہبودی کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

فرمایا: میرا مشورہ یہ ہے کہ بیرونی آئیڈیالوجی کو اپنے اندر داخل نہ ہونے دیں اور پورے وثوق اور نیک نیتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اپنے لوگوں کی خدمت میں لگ جائیں اور POLARIZATION کو ختم کریں۔

فرمایا: اگر تمام افریقن ممالک ایک ہی DIRECTION میں چلنا شروع کر دیں تو یہ بہت بڑی طاقت ہو سکتی ہے۔ حضورِ انور کے خطاب کے بعد جناب نور قاسم صاحب منسٹر آف انرجی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

"اسیرانِ راہِ مولیٰ" کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں"

talk to their leader, Mr. Jaleel Khan. Members are told to spread the word of Islam and Ahmadiyyat at every chance they have. We have started Jumuah prayers in Pittsburg. The first Jumuah prayer was held on Sept. 9, 1988. 13 people took part in it. The next week, there were 20 people present for Jumuah and 14 on the following Jumuah (Sept. 23).

Detroit, MI: Tabligh: Tabligh by personal contact is going on. We invite non-Muslims to our meetings, arrange dialogue with them, distributed free literature and sold some books.

Taleem: One general meeting was held this month and Quran study classes were continued. Weekly classes are arranged in each Halqa. Jumuah prayers are held regularly. Personal visits and telephone calls sre msde to reactivate non active members. Members are urged to observe Tahajjud prayers.

Tulsa, OK: All Prophets Day meeting was held in Fayetteville, Arkansas on the 19th of September 1988. The meeting started at about 1:30 p.m. with a recitation of the Holy Quran by Brother Malik Husain, and its English translation. Speakers on Krishna, Buddha, Bahai, Moses and Jesus highlighted on their respective leaders and beliefs. Then followed the president of Tulsa Chapter who briefly mentioned the unique station held by Prophet Muhammad, peace and blessings of God be on him, between God and man.A brief mention was also made on the moral and spiritual impact The Holy Prophet has on his following.

The Last speaker was the tabligh secretary of the Tulsa Chapter of Ahmadiyya Movement. He laid a great emphasis on the moral and ethical behavior expected of each and every member of the Ahmadiyya Community.

The meeting was chaired by the University of Arkansas Director of International Students. The meeting was brought to a close by rendering thanks the Allah, the Lord of the universe.

After the meeting some members of the audience requested for literature on Muhammad, peace and blessing of God be on him.

جمعۃ المبارک کی فرضیّت اہمیّت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (انگریزی حکومت سے جمعہ کے دن مسلمانوں کو چھٹی کرنے کی درخواست کے سلسلہ میں) جمعۃ المبارک کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"بھائیو! آپ خوب جانتے ہو کہ جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدیدِ احکامِ دین کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں مسلمانوں کے کانوں میں اسلام کے پاک وصایا تازہ طور پر پڑتی ہیں اور بھولے ہوئے مسائل نئے سرے سے یاد دلائے جاتے ہیں۔ اسی دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ مسجد میں حاضر ہو اور دینی وصایا کو سنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے اور دینی معلومات بڑھائے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس نحوست سے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی؛ بہت سی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں۔ چونکہ جمعہ مسلمانوں کے لئے دو قسم کے غسل کا دن ہے ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار جس کے بعد لباس التقویٰ پہنایا جاتا ہے۔ اس لئے جمعہ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اخلاص اور سچی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور ہدایتوں کو سنتا رہے اور گھر میں توبہ نصوح کا تحفہ ساتھ لاتا رہے اس کو دوسرے دنوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے اور جمعیتِ باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔"

اسیران راہ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔